بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسول الکریم　　　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

محترم جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب! اسلام/احمدیہ ویب سائٹ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

اُمید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر وعافیت ہونگے۔ آپکے مضامین میری نظر سے گزرتے رہتے ہیں۔ آپ کے مضامین حقائق کی غمازی کرتے ہیں اور آپکی ویب سائٹ پر الحمدللہ اچھا خاصا اصلاحی کام ہورہا ہے۔ میری دُعا ہے اللہ تعالیٰ آپکے قلم کو مزید تقویت بخشے اور آپکے علم میں بھی اضافہ فرمائے آمین۔ جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب! یہ بات آپکو ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ اِس دنیا میں سب سے زیادہ مخالفت اور نفرت اور دشمنی اُس شخص کی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی نیک مشن کیلئے مامور ہوجاتا ہے یا پھر اُن لوگوں کی مخالفت ہوتی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور تو نہیں ہوتے لیکن اُنکا قدم اِنتہائی تقویٰ پر ہوتا ہے اور وہ اِس الٰہی فرمان کے مطابق کہ!''وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔''(اٰلِ عمران:۱۰۵)اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ نیکی کی طرف بُلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانیوالے ہیں۔ لہٰذا آج اگر جماعتی عہدیدار آپکی مخالفت کرتے ہیں اور آپ سے نفرت کرتے ہیں تو اِس میں گھبرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ! ؎ اِس طرح تو ہوتا ہے اِس طرح کے کاموں میں

جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب! جنوری ۲۰۰۷ء کیل۔ جرمنی میں میرے بھتیجے عزیزم محمد اشرف جنبہ صاحب کیساتھ نظام جماعت نے غیر اخلاقی اور غیر مہذبانہ رویہ اپنایا تھا۔ اُس وقت کے ایک نام نہاد ریجنل امیر اور اُسکے ساتھ چند غنڈہ ٹائپ جماعتی عہدیدار عزیزم محمد اشرف صاحب کے گھر آکر اُسے ڈراتے اور دھمکاتے رہے۔ عزیزم محمد اشرف ہر پیدائشی احمدی کی طرح اِن جماعتی عہدیداروں کی ہر بات مانتا رہا اور ماننے کیلئے تیار تھا لیکن اپنے چچا عبدالغفار جنبہ اور اُسکے اہل وعیال کیساتھ مقاطعہ کا بھاری پتھر اُس سے اُٹھایا نہیں جاتا تھا۔ لیکن نظامی عہدیداروں کا اُس سے مطالبہ ہی یہ تھا کہ اپنے چچا اور اُس کے اہل وعیال کیساتھ ہر قسم کا تعلق ختم کردو۔ یہ ہے وہ ''احمدیت یعنی حقیقی اِسلام'' جس کا علمبردار خلیفہ ثانی اور اُسکے جانشین اور اُس کا بنایا ہوا جماعتی نظام ہے۔ اِس واقعہ سے پہلے میرا بھتیجا نظام جماعت کے ساتھ ہی تھا لیکن اِس بحرانی کیفیت میں اُس نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ خاکسار کے دعویٰ ''غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود'' پر غور وفکر شروع کردیا اور پھر اِس غور وفکر کے بعد وہ اِس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ نظام جماعت بھی غلط ہے اور خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود بھی جھوٹا ہے۔ (یعنی مماثلت کی وہی بات یا حقیقت جو ''اِقراء'' پروگرام کے سوال نمبر ۱۷ میں مذکور ہے) جنوری ۲۰۰۷ء کے آخر میں عزیزم محمد اشرف اور اُسکی بیگم نے مسجد میں جاکر مربی کیل مبشر احمد بٹ اور دیگر جماعتی عہدیداروں کے آگے درجِ ذیل سوالات رکھ دیئے اور اُن سے اِن سوالوں کے جوابات مانگے۔

(۱) حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کی نرینہ اولاد (بشیر الدین محمود احمد، بشیر احمد اور شریف احمد) پیشگوئی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتی تو پھر خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود کس طرح سچا ہوسکتا ہے۔؟

(۲) قرآن اور حضورؑ کے الہامات کی روشنی میں غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کیلئے حضورؑ کی صُلب میں سے پیدا ہونے کی کوئی شرط نہیں ہے اور اگر آپکے نزدیک کوئی ایسی شرط ہے تو وہ الہامی تحریر ہمیں دکھائی جاوے۔؟

لیکن جماعتی مربی اور عہدیداروں کے پاس اِن سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا (دراصل اِن سوالوں کا اگر کوئی معقول اور مدلل جواب ہوتا تو خلیفہ رابع ہی دے دیتے)۔ اِس پر محمد اشرف جنبہ اور اُسکی بیگم نے نہایت جرأت کیساتھ اُنہیں کہا کہ تم نے ہمیں نظام سے کیا نکالنا ہے۔؟ ہم خود آج اِس مسجد میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ آئندہ ہمارا تمہارے اِس جھوٹے نظام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مربی مبشر احمد بٹ اور اُسکے ساتھی ہکا بکا ہوکر اشرف اور اُسکی بیگم کا منہ تکنے لگے۔ اِن لوگوں کے پاس خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کرنے کیلئے کوئی دلیل تو ہے نہیں۔ یہ عہدیدار عام احمدیوں کو اَخراج اور مقاطعہ کی مار دے کر دبا دیتے ہیں۔ اِس واقعہ کے بعد ہمبرگ ریجن کا مربی ساجد نسیم صاحب میرے بھتیجے کو اور اُسکی بیگم کو سمجھانے کیلئے اُنکے گھر آئے۔ مربی صاحب نے سمجھانا تو کیا تھا (ضمناً، پاکستان سے یورپ آنیوالے اِن بیچارے مربیوں نے کسی کو کیا خاک سمجھانا ہے یہ تو ہمارے ایک عمومی مشاہدے کے مطابق مغربی یورپ میں اسلام کے نمائندے نہیں، بلکہ نظام جماعت کے کارندے بن کر آتے ہیں۔ اِنکی بھلا کیا مجال کہ وہ نظام کو چھوڑ کر اسلام کے پلڑے میں جاگریں۔ اور حق بات کہیں اور حق بات کی گواہی دیں) دراصل ڈرانے اور دھمکانے آئے تھے۔ اِس موقعہ پر بھی مربی ساجد نسیم اور اُسکے ساتھیوں نے بداخلاقی کا وہ مظاہرہ کیا جس کی توقع کم از کم حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کی طرف منسوب ہونے والوں سے نہیں ہوسکتی۔ اِن معزز مہمانوں نے میزبانوں کی طرف سے تیار کی گئی چائے تک بھی نہ پی (دراصل اِسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آنیوالے ''اصلاحی وفد'' کے اراکین خود ایک دوسرے پر بھی اعتماد کرنے کیلئے تیار نہیں تھے۔ کہ ہم میں سے کوئی کسی کی شکایت لگا کر ٹانگ نہ کھینچ دے) اور اپنی اِس ضد پر اَڑے رہے کہ پہلے آپ عبدالغفار جنبہ اور اُسکے اہل وعیال کیساتھ مقاطعہ کا ہمارا مطالبہ پورا کرو۔ اسکے بعد ہم چائے وغیرہ بھی نوش کریں گے اور کھانا بھی

کھائیں گے۔لیکن عزیزم محمد اشرف جنبہ اور اُسکی بیگم نے اُنہیں کہا کہ جب تک تم عبدالغفار جنبہ کے سوالات کا صحیح جوابات نہیں دیتے یا کم از کم اُسکے دعویٰ ''غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود'' کو بذریعہ دلائل جھٹلا نہیں دیتے تب تک ہم اپنے چچا اور اُسکے اہل وعیال کا (آپکے حکم کے مطابق) مقاطعہ نہیں کر سکتے۔ بعد ازاں خاکسار نے اِس مجلس میں ہونیوالی بات چیت کے متعلق ایک مضمون بعنوان ''سبز اشتہار کی روشنی میں پیشگوئی مصلح موعود کا تجزیہ'' لکھا اور اِسے مربی ساجد نسیم صاحب کی طرف بذریعہ ڈاک بھیجا اور اُس سے اِسکا جواب مانگا۔لیکن مربی ساجد نسیم صاحب بالکل خاموش ہوگئے۔ (یہ مضمون آرٹیکل نمبر ۳۰ میری ویب سائٹ ''www.alghulam.com'' پر موجود ہے اور دلچسپی رکھنے والا ہر متلاشی حق اِسے یہاں سے پڑھ سکتا ہے) چند ماہ قبل لندن میں قادیانی گروپ کے ایک احمدی بنام رانا عطاء اللہ صاحب ایاز نے میرے اِس مضمون آرٹیکل نمبر ۳۰ پر تبصرہ کرکے اپنا مفصل جوابی خط اِرسال مئی ۲۰۰۸ء میں مجھے بھیجا۔ خاکسار نے اُس وقت کچھ اور مضامین لکھنے شروع کیے ہوئے تھے۔لہٰذا رانا صاحب کے اِس مفصل جوابی خط کا جواب دینے میں کچھ تاخیر ہوگئی۔ بہر حال میں نے رانا صاحب کے اِس جوابی خط کا ''چہ دِلاوراست دُزدے کہ بکف چراغ دارد'' کے عنوان سے جواب الجواب لکھا اور اِسے ایک مختصر خط کیساتھ مورخہ ۱۳۔اکتوبر ۲۰۰۸ء کو رانا صاحب کی طرف بذریعہ ڈاک بھیج دیا۔مضمون کی ترسیل کے پانچ دن بعد یعنی مورخہ ۱۷۔اکتوبر ۲۰۰۸ء کو میں نے یہ جواب الجواب اپنی ویب سائٹ پر بھی لگا دیا اور ہوسکتا ہے آپ نے بھی اِسے پڑھ لیا ہو۔

جماعت احمدیہ میں قادیانی گروپ کے سابق سربراہ اور خلیفہ ثانی کا یہ دعویٰ تھا کہ ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی کے مطابق وہ غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود ہیں۔ جب کہ خاکسار اپنی کتاب ''غلام مسیح الزماں'' اپنے اِس مضمون (چہ دِلاوراست دُزدے کہ بکف چراغ دارد) اور اپنے دیگر مضامین میں بھی قرآن مجید اور بانئ جماعت حضرت مہدی وسیح موعودؑ کے اِلہامات کی روشنی میں یہ بات قطعی طور پر ثابت کر چکا ہے کہ خلیفہ ثانی صاحب کا غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود ہونا تو درکنار وہ تو اِس اِلہامی پیشگوئی کے دائرہ بشارت ہی میں نہیں آتے۔ جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب! آپکا بھی اور میرا بھی یہ ایمان ہے اور آپ اِس سچائی کا اپنی ویب سائٹ پر بار ہا اِظہار بھی کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے (النساء۔۶۰) کہ اگر مومنوں میں باہم کوئی دینی یا سیاسی نزاع واقع ہوجائے تو اُنہیں اِسکے فیصلہ کیلئے اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ میں نے اپنے اِس مضمون ''چہ دِلاوراست دُزدے کہ بکف چراغ دارد'' میں بھی جماعتِ احمدیہ قادیانی گروپ کو اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان کی طرف بُلایا ہے کہ پیشگوئی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کے متعلق جو ہمارا تنازعہ ہے آئیں ہم اِس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول مقبول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔لیکن قادیانی گروپ مسلسل لیت و لعل سے کام لے رہا ہے اور اُس کا جواب میں صرف اخراج اور مقاطعہ پر زور ہے جبکہ آپ سب جانتے ہیں کہ اخراج اور مقاطعہ دشمنانِ اسلام، مخالفین حق اور مخالفین انبیاءؑ کا ہی شیوہ رہا ہے۔

یہ اِتفاق مبارک ہو مومنوں کے لیے ۔ کہ یک زبان ہیں فقیہانِ شہر میرے خلاف

جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب! آپکی ویب سائٹ سے مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ بالکل غیر جانبدار ہیں۔ آپکا قدم بھی تقویٰ پر ہے اور آپکی یہ خواہش بھی ہے کہ جماعتِ احمدیہ میں جو مختلف گروپس بن چکے ہیں اِنہیں اپنے اِختلافات دلیل کیساتھ مٹا کر ایک ہوجانا چاہیے۔اِس نفسا نفسی کے دور میں جماعت احمدیہ کے اِتحاد کیلئے آپکی یہ خواہش اور آپکا یہ درد میری نظر میں قابل قدر بھی ہے اور قابل تحسین بھی۔ جیسا کہ آپ نے اپنی ویب سائٹ پر اپنے عقائد کا ذکر فرمایا ہے وہ بھی میرے فہم اور ایمان کے مطابق بالکل حق اور سچ ہیں یعنی یہ کہ بانئ جماعت حضرت مرزا غلام احمدؑ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق سچے مہدی و مسیح موعود ہونے کے علاوہ اُمت محمدیہ میں آج تک واحد ایسے وجود ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اُمتی نبی ہونے کا اعزاز بخشا ہے۔ جیسا کہ آپؑ فرماتے ہیں:۔

''غرض اِس حصۂ کثیر وحی الٰہی اور اُمورِ غیبیہ میں اِس اُمت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اَولیاء اور اَبدال اور اَقطاب اِس اُمت میں سے گزر چکے ہیں۔ اُن کو یہ حصۂ کثیر اِس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرت اُمورِ غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط اُن میں پائی نہیں جاتی۔'' (حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۰۶ تا ۴۰۷)

باقی یہ بات بھی درست ہے اور میرا خیال ہے کہ آپکو بھی اِس سے اتفاق ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے بعد خلافتِ احمدیہ ملوکیت میں بدل چکی ہے۔ خلیفہ ثانی اور اُسکے جانشین اموی، عباسی اور عثمانی خلفاء کی طرح صرف نام کے خلیفے ہیں۔ موجودہ جماعتی نظام بھی دراصل اسلامی نظام کی ضد ہے اور اس کا دینِ مصطفےٰ سے کوئی سروکار نہیں۔ ہمارے جماعتی ارباب و اختیار ''بغل میں چھری اور منہ میں رام رام'' کے مصداق خالصتاً دنیا دار لوگ ہیں اور اُنہوں نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی جماعت کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ حضورؑ کی جماعت میں ۱۹۱۴ء کے بعد یہ فتور کیوں پیدا ہوئے اور اِنکے پیدا ہونے کی اصل وجہ کیا ہے۔؟ میری رائے اور خیال کے مطابق اس وقت جماعت احمدیہ میں موجود سب برائیوں کی اصل وجہ خلیفہ ثانی صاحب کا جھوٹا دعویٰ مصلح موعود بنا ہے۔ اور میرے خیال میں خلافت کے نام پر اپنے خاندانی مذہبی اقتدار کو طویل عرصہ تک قائم رکھنے کیلئے یہ جھوٹا دعویٰ کیا گیا تھا۔ جس طرح کہتے ہیں کہ ایک جھوٹ کو سچ بنانے کیلئے مزید سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں تب بھی وہ جھوٹ ہی رہتا ہے۔ بالکل اسی طرح جماعت احمدیہ

میں موجود سب برائیاں دراصل ایک جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کو سچا بنانے کی پیداوار ہیں۔ جب کبھی اِس جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کا قضیہ پاک ہو گیا تب ساتھ ہی یہ جماعتی برائیاں اور فسادات بھی ختم ہو جائیں گے انشاءاللہ تعالیٰ۔

جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب! جماعتِ احمدیہ میں اگر کوئی فرد ''زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود'' سے متعلق ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کو غلط طور پر نہ صرف اپنے اوپر چسپاں کر لے بلکہ بزور ایک نظام افرادِ جماعت سے اپنے اس غلط دعویٰ کو منوا بھی لے تو یہ ایک اتنا بڑا فساد اور اتنی بڑی سنگین غلطی ہے جس کا ایک صالح فطرت اِنسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اِس حقیقت کا اِدراک بذاتِ خود خلیفہ ثانی کو بھی تھا۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:۔

''اگر میں (مصلح موعود) ہوں تو الحمدللہ۔ دعویٰ سے فائدہ نہیں۔ اگر میں نہیں تو اس احتیاط سے میں ایک غلطی سے محفوظ ہو گیا۔'' (مضمون پیشگوئی مصلح موعود اور خلافت رابعہ صفحہ ا مصنف فضل الٰہی انوری بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۱۰)

جہاں تک خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کا تعلق ہے تو یہ دعویٰ خالصتاً ایک نفسانی اور سیاسی دعویٰ تھا اور اس کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں۔ خاکسار اسکی تفصیل اپنی کتاب ''غلام مسیح الزماں'' اور اپنے دیگر مضامین میں بیان کر چکا ہے۔ اگر قادیانی گروپ کا کوئی احمدی اور خلیفہ ثانی کا معتقد یہی بات میرے دعویٰ کے متعلق سوچتا ہے تو وہ میدان میں آ کر اپنے اس الزام کا ثبوت پیش کرے۔ یاد رہے کہ جب انسان غلطی کرتا ہے تو شاید اُسے احساس نہیں ہوتا کہ اُسکی غلطی سے کوئی نا قابل تلافی نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ اِنسان خطاؤں کے پُتلے ہیں۔ اِنسانوں سے خطائیں ہو جاتی ہیں لیکن اپنی غلطیوں پر نادم ہونا ہی ان خطاؤں کا کفارہ ہے۔ غلطیاں بھی کرنا اور اُوپر سے اپنی غلطیوں پر اَکڑنا (چوری اور سینہ زوری) مہذب اور متقی لوگوں کا شیوہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کرے خلیفہ ثانی کی اولاد اور اُسکے دیگر رشتہ دار نہ صرف پیشگوئی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود سے متعلق خلیفہ ثانی کی غلطی کو تسلیم کریں بلکہ اس پر نادم ہو کر اس کا کفارہ بھی ادا کریں آمین۔

جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب! آپ کو بھی علم ہوگا کہ جب سے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کا نزول ہوا ہے تب سے یہ پیشگوئی بانئے سلسلہ اور آپکی جماعت کیلئے ایک مسلسل اِبتلاء بنی چلی آ رہی ہے۔ بانئے سلسلہ کیلئے اِس طرح کہ آپؑ ''زکی غلام'' کو اپنا جسمانی فرزند سمجھتے رہے اور اُسے اپنی جسمانی اولاد میں ڈھونڈتے رہے جبکہ قرآنِ مجید اور آپؑ کے الہامات کی روشنی میں یہ موعود ''زکی غلام'' آپکا جسمانی لڑکا ثابت نہیں ہوتا۔ قادیانی گروپ میں خوشامدی ٹولہ تو خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود سے بھی پہلے ۱۹۱۴ء سے ہی اُنہیں مصلح موعود بناتا چلا آ رہا تھا۔ اِس خوشامدی گروہ کی ہلہ شیریوں کی وجہ سے خلیفہ ثانی نے ۱۹۴۴ء میں بالآخر وہ دعویٰ کر دیا جس کیلئے حضورؑ کا الہامی کلام اُنہیں قطعاً اجازت نہیں دیتا ہے۔

خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد اگر قادیانی گروپ میں سے کسی احمدی نے خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود پر اُنگلی رکھی تو اُسے اخراج اور مقاطعہ ایسی ظالمانہ اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ جماعت احمدیہ کا دوسرا بڑا گروپ ''انجمن اشاعتِ اسلام لاہور'' جسے عرفِ عام میں لاہوری گروپ بھی کہا جاتا ہے وہ بھی خلیفہ ثانی کو مصلح موعود نہیں سمجھتا۔ مجھے یہ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے یہ دونوں گروپ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے عقائد میں کمی بیشی کر کے افراط اور تفریط کا شکار ہو چکے ہیں۔ اگر کوئی احمدی اِس افراط و تفریط کی تفصیل جاننا چاہے تو وہ میرے مضمون ''حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ کا مقام و مرتبہ'' کا مطالعہ ضرور کرے۔ جہاں تک پیشگوئی ''موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود'' کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے اِس الہامی پیشگوئی کی حقیقت کا اس عاجز پر دسمبر ۱۹۸۳ء کے بعد اِنکشاف فرمایا اور میں نے اس حقیقت سے خلیفہ رابع کو آگاہ بھی کر دیا تھا۔ اس واقعہ کی ساری تفصیل میری کتاب اور میرے مضامین میں موجود ہے۔ جہاں تک میرے دعویٰ ''غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود'' کا تعلق ہے تو خاکسار اپنے دعویٰ میں صد فیصد سچا ہے۔ میں قریباً پانچ (۵) سال سے افرادِ جماعت احمدیہ بالخصوص قادیانی گروپ کے افراد کو یہ باور کراتا چلا آ رہا ہوں کہ خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود مکمل طور پر غلط تھا اور حضرت بانئے سلسلہ کے الہامات اِس دعویٰ کو جھٹلا رہے ہیں۔ لیکن قادیانی گروپ کے سربراہ اور علماء اور عہدیداروں کا میرے ساتھ وہی سلوک ہے جو ہر دور میں مخالفین حق سے سرزد ہوتا آیا ہے یعنی اخراج اور مقاطعہ وغیرہ۔ اِن لوگوں نے اِن سزاؤں کا خوف دِلا کر عملاً افرادِ جماعت کو جبری طور پر آزادی ضمیر سے محروم کر رکھا ہے۔ میں جماعت احمدیہ کے اربابِ اِقتدار و بصیرت کو اس الہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں اللہ اور اُسکے رسول ﷺ کے فیصلہ کی طرف بلا رہا ہوں لیکن یہ لوگ مسلسل پہلو تہی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ میں نے رانا عطاءاللہ صاحب ایاز کے مفصل جوابی خط کے جواب میں جو مضمون ''چہ دِلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد'' لکھا ہے۔ اگرچہ یہ جوابی مضمون میری ویب سائٹ (www.alghulam.com) پر آن ایئر ہے لیکن میری خواہش ہے کہ جھوٹے کو اُسکے گھر تک پہنچانے کیلئے یہ مضمون آپکی ویب سائٹ (Geocities.com/Islam.Ahmadiyya) کے توسّط سے بھی (میرے اِس خط کے ہمراہ) افرادِ جماعت تک پہنچنا چاہیے تاکہ ہر لحاظ سے ان پر اِتمام حجت ہو جائے۔ میں نہ صرف کہتا ہوں بلکہ عملاً علمی رنگ میں ثابت بھی کرتا ہوں کہ خلیفہ ثانی صاحب نے ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کو جھوٹے طور پر اپنے اوپر چسپاں کر کے افرادِ جماعت کو گمراہ کیا ہے۔ آپکی ویب سائٹ کا بنیادی مقصد اور مطمع نظر بھی سچ کی تحقیق اور تلاش ہے اور اِس طرح افرادِ جماعت کو اِس گمراہی سے نکال کر اُنکی سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرنا آپکی ویب سائٹ کی اولین ترجیح بھی ہے۔ لہٰذا آپ سے

درخواست ہے کہ اگر ممکن ہو تو آپ میرے اِس جوابی مضمون ''چہ دِلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد'' کو بھی اپنی ویب سائٹ پر ضرور جگہ دیں تا کہ سچ اور جھوٹ میں بخوبی فرق واضح ہو جائے۔ آپ میرے مضامین میں اگر کسی دلیل کو غلط پائیں تو بے شک اُس پر تنقید بھی کریں اور غیر جانبدار بھی رہیں اور صرف ۲۰۔فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے سلسلہ میں میرا اور قادیانی ولاہوری گروپوں کے علماء کا دلائل کیساتھ بحث ومباحثہ کروانے کی کوشش کریں۔ اور یہ کوئی بُری بات بھی نہیں کیونکہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا طریقہ کار بھی یہی تھا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً اِس کا آپ کو اَجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ آمین

جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب! آخر میں اپنے دو عزیزوں کی آراء سے آپکو مطلع کرنا چاہتا ہوں۔ اُنہوں نے اپنی آراء کو آپ تک پہنچانے کی ذمہ داری مجھے سونپی تھی۔ میرے ایک دوست نے آپکی ویب سائٹ کے متعلق رائے دی ہے کہ آپکی ویب سائٹ کا موجودہ انداز ماشاءاللہ پہلے سے بہت اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اِسے مزید بہتر بنانے کی توفیق بخشے آمین۔

دوسرے دوست نے یہ رائے دی ہے کہ چونکہ جماعت احمدیہ قادیانی گروپ نے حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کتب کو ''روحانی خزائن'' کا نام دیکر شائع کیا ہوا ہے اور آجکل یہ کتب ''روحانی خزائن'' کے سیٹ کی شکل میں بآسانی دستیاب بھی ہیں۔ لہٰذا میرے عزیز کی رائے ہے کہ آپ جب کبھی اپنے مضمون میں حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی کسی تحریر کا حوالہ دیں تو اِسے اگر ہو سکے تو بحوالہ ''روحانی خزائن'' دے دیا کریں۔ اس سے محققین کو فائدہ بھی ہو گا اور اُنکا قیمتی وقت بھی بچ جائے گا۔ مثلاً۔ میرے عزیز نے آپکے مضمون!

''احمدیت کا مستقبل۔ مسیح موعودؑ کے الہامات میں''

میں آپکے دیئے ہوئے ایک حوالے کی طرف میری توجہ مبذول کروائی اور مجھ سے کہا کہ یہ حوالہ اُنہیں روحانی خزائن میں مل نہیں رہا۔ بعد ازاں میں نے بھی اور میرے عزیز نے بھی کئی گھنٹوں کے بعد بالآخر یہ حوالہ ڈھونڈ تو لیا لیکن اِس پر کافی وقت صرف ہوا۔ جیسا کہ آپ لکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا!

''ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے اِردگرد نشان دکھلاویں گے۔ حجت قائم ہو جائے گی۔ اور فتح کھلی کھلی ہو گی۔ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں۔ یہ سب بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر لیں گے۔ اگرچہ لوگ تجھے چھوڑ دیں گے۔ پر میں نہیں چھوڑوں گا۔ اور اگر لوگ تجھے نہیں بچائیں گے۔ پر میں تجھے بچاؤں گا۔'' (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۶۳۵)

جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب! آپ نے حضورؑ کے اِس اقتباس کا جو حوالہ دیا ہے وہ ہے تو صحیح لیکن ''ازالہ اوہام'' کے کسی پرانے ایڈیشن کا ہے۔ ازالہ اوہام کی ایسی پرانی کتاب ہو سکتا ہے سو میں سے کسی ایک احمدی گھرانے میں موجود ہو لیکن ایسی پرانی کتاب ہر جگہ پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا ہماری رائے میں قارئین اور محققین کیلئے زیادہ بہتر رہے گا اگر آپ اپنے مضامین میں (اگر آپکو کوئی مسئلہ نہ ہو) حضورؑ کی تحریر کا حوالہ بواسطہ روحانی خزائن دے دیا کریں۔ شکریہ۔ مثلاً۔ متذکرہ بالا اقتباس کا حوالہ اگر اس طرح ہوتا (ازالہ اوہام بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۲) تو زیادہ بہتر تھا۔

آخر میں خاکسار آپ کیلئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی کوششوں میں مزید برکت ڈالے اور آپکی ہر حال اور ہر رنگ میں حفاظت بھی فرمائے۔ آمین ثم آمین

وَالسَّلَامُ عَلٰی من اتبّع الھُدٰے

خیراندیش

عبدالغفار جنبہ۔ کیل جرمنی

مورخہ ۱۰۔ نومبر ۲۰۰۸ء

☆☆☆☆☆